السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجرد گالی دینے ہندہ کے لفظ طلاق طلاق کا بلااشارہ کے بمقابلہ ایک کرکے بحالت غصہ شوہر ہندہ کے زید کے منہ سے نکل گیا آیااس امر میں اوپر ہندہ کے طلاق بائن عائد ہوگا یا نہیں۔ اس کا جواب کماحقہ بدلائل قرآن وحدیث کے مرحمت فرمایا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ پر طلاق بائن تو عائد نہیں ہوئی لیکن طلاق رجعی عائد ہوئی یا نہیں ؟ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے وہ یہ کہ اگر زید کے منہ سے یہ الفاظ بحالت غصہ بلاقصد نکل گئے تھے تو اس صورت میں طلاق رجعی بھی نہیں۔ ہوئی اگر بالقصد نکلے تھے تو اگر اس وقت زید کی نیت ہندہ کے طلاق دینے کی نہ تھی تو بھی رجعی نہیں ہوئی اور اگر اس وقت ہندہ کے طلاق دینے کی نیت تھی تو طلاق رجعی عائد ہوئی جس میں زید کو اختیار ہے کہ عدت کے اندر اس طلاق کو واپس کرلے اور اگر عدت گزر چکی ہو اور تجدید نکاح پر دونوں راضی ہوں تو تجدید نکاح کرلے۔

(صفیة بنت شیبة قالت : سمعت عائشةرضی اللہ عنہا تقول : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : ((لا طلاق ولا عتاق فی غلاق)) قال ابوداود : الغلاق اظنہ الغضب "[1](سنن ابی داوٗد مطبوعہ مصر 1/217"

صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا غلاق میں نہ طلاق ہے اور نہ غلام کو آزاد کرنا۔ "امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ غلاق سے مراد غضب وغصہ ہے)

(وقد فسر الاغلاق بالغضب الامام احمد ایضا وفسرہ ابوعبید وغیرہ بالاکراہ وفسرہ آخرون بالجنون "[2]کذا قال الحافظ ابن القیم فی زادالمعاد (ص 203

(امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اغلاق کا معنی غضب وغصہ بیان کیا ہے ابوعبید وغیرہ نے اس کا معنی جبر واکراہ کیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس کا معنی جنون کیا ہے)

"ثم قال قال شیخنا وحقیقہ الاغلاق ان یغلق علی الرجل قلبہ فلا یقصد الکلام اولا یعلم بہ کانہ انغلق علیہ قصدہ وارادتہ"

(ہمارے شیخ نے کہا : اغلاق کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی کے لیے اس کا دل بند کردیا جائے پس وہ کلام کا قصد کرے نہ اس کا مفہوم جانے گویا اس پر اس کا قصد وارادہ بند ہوگیا)

قلت : قال ابوالعباس المبرد : الغلق ضیق الصدر وقلة الصبر' بحیث لا یجد لہ مخلصا قال شیخنا : ویدخل فی ذلک طلاق المکرہ والمجنون ومن زال عقلہ بسکر او غضب وکل من لا قصد لہ ولا معرفة لہ بما قال' والغضب علی ثلاثة اقسام احدہا" یزیل العقل فلا یشعر صاحبہ بما قال وہذا لا یقع طلاقہ بلا نزاع والثانی ما یکون فی مبادیہ بحیث لا یمنع صاحبہ بما قال وہذا لا یقع طلاقہ بلا نزاع والثانی ما یکون فی مبادیہ بحیث لا یمنع صاحبہ من تصور ما یقول وقصدہ فہذا یقع طلاقہ الثالث ان یستحکم ویشتدبہ فلا یزیل عقلہ بالکلیة ولکن یحول بینہ وبین نیتہ بحیث یندم علی ما فرط منہ اذا زال فہذا محل نظر وعدم الوقوع فی ہذہ الحالة قوي متجہ واللہ اعلم بالصواب (زادالمعاد مطبوعہ نظامی : ٢/٢-٤)

میں کہتا ہوں کہ ابوالعباس المبرد نے کہا غلق کا معنی ہے سینے کا تنگ ہونا اور صبر کا کم ہونا اس طور پر کہ اس سے نجات کا کوئی وسیلہ نہ ہو۔ ہمارے شیخ نے کہا اس کے مفہوم میں مجبور و مجنون کی طلاق بھی داخل ہے اور اس کی بھی جس کی عقل نشے اور غصے سے زائل ہوچکی ہو نیز اس کی جس کا کوئی قصد وارادہ ہو اور نہ اسے یہ سمجھ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے غضب وغصے کی تین قسمیں ہیں ایک قسم تو یہ ہے جو عقل کو اس طرح زائل کرتی ہے کہ اسے کچھ معلوم نہیں ہو تا کہ اس نے کیا کہا ہے ؟ اس صورت میں تو بلانزاع طلاق واقع نہیں ہوتی دوسری قسم وہ ہے کہ غصہ اس شخص کو اپنے قول وقصد کے تصور اور سمجھ سے نہ روکے تو اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی تیسری قسم یہ ہے کہ اس کا غصہ مستحکم اور شدید تو ہو مگر اس سے اس کی عقل کلیتاً زائل نہ ہو لیکن وہ اس کے اور اس کی نیت کے درمیان اس طرح حائل ہوجائے کہ اسے غصہ زائل ہونے کے بعد اپنی اس زیادتی پر ندامت ہو تو یہ محل نظر ہے اور اس حالت میں طلاق کا عدم وقوع زیادہ قوی اور مناسب ہے)

---

[1]2193 (سنن ابی داوٗد رقم الحدیث۔)

[2]5/195 (زادالمعاد۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:542

محدث فتویٰ